دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ، مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ اور فتّینِ فطین فتنہ!!!

قارئینِ کرام حضرات وخواتین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ ہوا مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کی طرف سے دارالعلوم دیوبند کے ایک فتوے کے حوالہ سے علمائے کرام وعوام کے سامنے تفصیل بمع فتویٰ پیش کردی گئی تھی جس کی حقیقت یہ تھی کہ یہ فتویٰ بجائے مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ (حزب العلماء یوکے، دارالعلوم بری، جمعیۃ العلماء برطانیہ) کے، **کسی اَور کے سوال کے جواب میں تھا** مگر جان بجھ کر بدنیتی سے ایک فتّینِ فطین نے چاند کمیٹی کی طرف منسوب کردیا تھا کہ یہ اس کے سوال کے جواب میں ہے!

دراصل دینِ متین اور برطانوی مسلمانوں کے خلاف یہ گھناؤنی سازش برطانیہ کے اس فتّینِ فطین نے تیاّر کی تھی جس نے اس فتنہ سے ایک سال پہلے عیدالفطر ۱۴۱۲ھ کی نمازِ عید روزہ رکھ کر پڑھائی تھی اور اپنی اس غیر اسلامی رذیل حرکت کا خود ہی نے دوسروں کے سامنے یہ کہتے ہوئے بڑے فخر سے اقرار بھی کیا تھا کہ؛۔ سعودیہ پر عمل کرنا غلط ہے مگر کھل کر میں اس کی مخالفت اس خطرہ کے پیشِ نظر نہیں کرسکتا تھا کہ کمیٹی والے ناراض ہوکر کہیں ہوم آفس کو میرے رہائشی ویزہ کا انکار ہی نہ کردیں اور جس سے میرے بال بچوں کا مستقبل خراب ہوجائے! یہی وجہ تھی کہ میں نے اپنی سوچ کے مطابق روزہ رکھ کر عید کی نماز پڑھائی!!! بہرحال اس نے برطانوی عوام کو گمراہ کرنے کی بدنیّتی سے دیوبند کے مذکورہ فتوے کو **غلط** استعمال کرکے اپنی اس شیطانی حرکت کو (فتوے کے اوپر مخصوص عنوان "**ہم سعودیہ کی تائید سے رجوع کرچکے ہیں**، مفتیانِ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ") کے عنوان سے پورے برطانیہ میں پمفلیٹ کی شکل میں ہاتھوں ہاتھ اور ڈاک کے ذریعے خوب پھیلایا۔

یادرہے کہ عیدالفطر ۱۴۱۲ھ کے مذکورہ واقعہ کے چند ماہ بعد ہی جب اس کی یہ شیطانی حرکت وفتنہ پرداز ڈاک ہمیں رجب ۱۴۱۳ھ میں موصول ہوئی تو اوّلاً یہ سمجھ میں آیا کہ روزہ رکھ کر عید نماز پڑھانے والے کسی جھوٹے اور بے ضمیر کی گواہی ہی جب قابلِ قبول نہ رہی تو پھر اس کی ڈاک پر توجّہ دینے کی ضرورت ہی نہیں! بالآخر جب اسے بغور پڑھا گیا تو اوّل وہلہ ہی ہم نے اس کی دھوکہ دیہی کو بھانپ لیا کہ؛۔ **الف**: یہ تو کسی اَور کے سوال کا جواب ہے، **بائ**:۔ نیز اس فتوے میں "سعودیہ سے رجوع" کا جو خطاب ہے وہ بھی ۱۹۸۴ء کے لندن سیمینار سے بھی پہلے کے واقعہ کے تعلق میں تب کسی کے سوال کے جوابی حوالہ سے حالیہ سوال کا جواب ہے جس کا مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کے دارالعلوم بری میں "۱۹۸۶ء میں سعودیہ پر عمل کرنے کے فیصلہ" سے کوئی تعلق نہیں! جیسے کہ فتوے کی عبارت خود اس پر دال ہے! **ملاحظہ ہو فتوے کی یہ عبارت**؛۔۔۔**لیکن جب اس کے خلاف یہی سب اشکالات وحالات جن میں سے بعض اس مراسلہ میں** (یعنی فتّین والے اس فتوے کے سائل کے سوال میں) **بھی مذکور ہیں آنے لگے تو احقر نے اسی وقت** (یعنی ۱۹۸۴ء کے سیمینار سے پہلے) **اس سے رجوع کرکے پوچھنے والے صاحب کو مطلع بھی کردیا تھا۔ اس رجوع کے بعد کا واقعہ ہے کہ جب** (۱۹۸۴ء میں) **شیخ عبداللہ مغرم نے لندن برطانیہ میں رویت ہلال کے موضوع پر ایک سمینار منعقد کیا۔۔۔۔اھ**"
معلوم ہوا کہ مذکورہ عبارت خود ہی اس عظیم فتنہ کی دھوکہ دیہی کی طرف صاف اشارہ کررہی ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا یہ فتویٰ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ اور اس کے فیصلہ کے خلاف نہیں بلکہ یہ فتویٰ اس کے سائل کی طرف سے سعودیہ پر اشکال کی "پرائ رپورٹنگ" کے ضمن میں جواب الجواب ہے!

مذکورہ فتوے پر مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی کی تفتیش اور اس کے فوائد؛۔

پہلا فائدہ (1) یادرہے کہ ۱۴۰۷ھ میں مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کا دارالعلوم بری میں ملک کی اہلِ سنت والجماعت دیوبند مکتب کی مقتدر جماعتوں کے ذمّہ داروں کی موجودگی میں "شرعی اصول وفتاویٰ کی روشنی میں سعودیہ کے ثبوتِ ہلال پر عمل جاری کرنے کا جو فیصلہ ہوا تھا اس کے چھ سال بعد جیسے ہی ہمیں ۱۴۱۳ھ کی یہ شیطانی حرکت وفتنہ والی مذکورہ ڈاک ملی تو ہم نے فوراً حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ، دارالافتاء دیوبند کو لکھا کہ؛۔ یہاں برطانیہ میں آپ کا ایک فتویٰ (جس پر ۲۲، ۳، ۱۴۱۳ھ کی تاریخ (!!!) مرقوم ہے اسے) سعودیہ کے ثبوتِ ہلال کے فیصلوں کی تردید میں ایک صاحب نے پھیلایا ہے جس کا مفہوم یہ ہے؛۔ **چونکہ سعودیہ والے فلکیات کی بنیاد پر رویت کا اعلان کرتے ہیں اس لئے دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام خصوصاً آنحضرت نے سعودیہ کی تائید سے اب رجوع کرلیا ہے۔ اھ**! تو کیا یہ بات صحیح ہے؟

تو اس کے جواب میں دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو جواب ہمیں ملا اس میں مفتیانِ کرام خصوصاً حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ نے فتّینِ فطین کی اس حرکت پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے جو لکھا وہ عبارت ملاحظہ فرمائیں؛۔"۔۔۔**اس کے بعد ابن باز کا اعلان شائع ہوا کہ ہم لوگ جنتری پر رویت کا حکم نہیں دیتے بلکہ احادیث کے مطابق شرعی ثبوت ملنے پر مدارِ ثبوتِ رویت رکھتے ہیں تو" احقر نے اپنی سابق تحریر سے رجوع نامہ بھی بھیج دیا تھا**" پھر احقر کی طرف ان

باتوں کا (بار بار) **منسوب** کرنا یہ اور **ظلم** ہوگا، بہر حال آپ **حضرات کا اتفاق واتحاد کر لینا بہت مبارک اقدام** ہے **اللہ تعالیٰ قبول فرمائے**۔۔''،

جب حضرتؒ کی طرف سے مذکورہ جوابی ڈاک ہمیں ملی تو ہم نے فتّین فطین کے پھیلائے ہوئے فتوے کے ساتھ اس جواب کو بھی شائع کر کے اس گمراہ کی خیانت و شیطانی فعل کو برطانوی عوام وعلماء کرام کے سامنے پیش بھی کر دیا تھا اور نتیجۃً اس کا یہ شیطانی فتنہ وسوچ اور دھوکہ دہی حضرتؒ کے مذکورہ جواب سے آشکارہ ہو جانے پر نیز عوام الناس خصوصاً علمائے کرام کی مجالس میں اس فتنہ عظیم پر طعن وتشنیع کی بارش سے نہ صرف ختم ہو گیا بلکہ کمیٹی کی اس اشاعت کے کچھ عرصہ بعد اس شیطانی کارپرداز نے جو کتابچہ (شارعِ اسلام، خاتم الانبیاء ﷺ اور آپؐ کے عمل وفرمودات پر کامل ایمان واعتماد کے بجائے اپنے حسابی گروؤں کی فلکیاتی مفروضہ نیومونتھیوری کو آپ ﷺ وشریعتِ اسلام کے مقابل اوجاگر کرتے ہوئے) شائع کیا تو ''اپنی اس دھوکہ دِہ حرکت'' پر جو طعن وتشنیع ہوئی اس سے بچتے ہوئے اس میں سے یہ فتویٰ نکال دیا! حالانکہ اس سے پہلے یہی فتویٰ اسی کتابچہ کی ماقبل اشاعت میں اپنے مخصوص عنوان ''**ہم سعودیہ کی تائید سے رجوع کرچکے ہیں**، مفتیانِ دار العلوم دیوبند کا فتویٰ' کے ماتحت نقل کیا گیا تھا! فالحمد للہ ونشکرہ (اشاعتِ اوّل میں موجود یہ فتویٰ اور پہلی اور بعد کی اشاعت کے کتابچوں کے ۲ سرِ اوراق بمع **تاریخ** ذیل کی نمبرات رنگین تحریرات پر کلِک کر کے دیکھو!)

نوٹ:۔ چاند کمیٹی اب کی بار پھر سے اس فتنہ عظیم کی حقیقت کو عوام خصوصاً علمائے کرام کی یاددہانی پر اس لئے مجبور ہوئی ہے کہ ابھی کچھ دنوں پہلے اس فتنہ سے متاثر صاحبان نے چاند کمیٹی پر الزام تراشی کرتے ہوئے ای میلز میں لکھا کہ ''کمیٹی والوں نے حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ کا یہ فتویٰ شائع کرنے کے بجائے چھپا کر جو خیانت کی تھی اسے مولوی ثمیر الدین نے شائع کر کے اس کا پول کھول دیا''! (انا للہ وانا الیہ راجعون! لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین علی کذب الکذّاب والفتّین الفطین)

یاد رہے کہ اس **فتوے کے سوال** کا نہ تو چاند کمیٹی سے تعلّق ہے اور نہ ہی ۷ءا۴ھ میں ۲۸ دسمبر **1986** بروز اتوار دار العلوم بری میں **سعودیہ پر عمل کے شرعی ومبارک اتحاد واتفاقی فیصلہ کا خلاف!** جیسے کہ تفصیل اوپر گذر چکی، نیز یہ تو **1984** کے لندن سیمینار سے بھی پہلے کے واقعہ کے تعلق سے برسوں بعد 1992 میں کسی کے سوال کا (۲۲ ربیع الاوّل ۱۳ءا۴ھ بمطابق تقریباً 25.9.1992 کا) جوابی فتویٰ ہے۔ مزید فوائد ملاحظہ فرمائیں:۔ **دوسرا فائدہ**)(2۔

اسلام کلچرل سینٹر ریجنٹ پارک، لندن کا ۱۹۸۴ء کے غیر شرعی فارمولہ کو چھوڑ دینا مگر دوسروں کا اس باطل فارمولہ کو اختیار کر لینا !!!

(۱) فتّین کی طرف سے پیش کردہ مذکورہ فتویٰ نیز اس پر ہمارا سوال اور اس کا جوابی فتویٰ دونوں سے اولاً ایک شیطانی فتنہ ودھوکہ کا سدِّ باب ہوا جیسے کہ پیچھے تفصیل گذری (۲) ثانیاً یہ مسئلہ مزید واضح ہوا کہ ''فلکیات کے حسابات کو مدار بنا کر'' شرعی ثبوتِ ہلال'' کے خلاف اسے کسوٹی ماننا بالکل غیر شرعی ومردود سوچ وباطل عمل ہے اس کی بنیاد پر ثبوتِ ہلال کی کمیٹیاں، اور رمضان وعیدین کے غیر شرعی فیصلے واعلانات **باطل شیء** ہیں اور باطل پر عمل بھی ناجائز ہے کہ وہ شرعاً باطل چیز ہے (۳) ثالثاً ''فلکی حسابات کے غیر شرعی دخل وبنیاد'' ہی کے سبب سے بعد میں خود اسلامک کلچرل سینٹر، لندن نے بھی اپنے ۱۹۸۴ء کے فیصلہ سے رجوع کر کے اسے ترک کیا اور تقریباً ۱۹ سالوں سے سعودیہ کے شرعی فارمولہ پر عمل جاری کیا ہوا ہے! کیونکہ ۱۹۸۴ء کے فارمولہ میں ''برطانوی افق پر خلافِ شرع وجودِ قمر کے فلکی حساب'' کی شرط موجود تھی (۴) رابعاً اسلامک کلچرل سینٹر لندن کی چاند کمیٹی نے جب مذکورہ فلکیاتی فارمولہ پر عمل چھوڑ دیا تو جس ''دوسری کمیٹی'' نے ریجنٹ پارک والی پرانی کمیٹی ہی کے نام پر ''بالہام مسجد'' سے ۱۹۸۴ء والے ''برطانوی افق پر وجودِ قمر'' کی غیر شرعی قید وشرط پر عمل درآمد کراتے ہوئے اعلانات شروع کئے تو اب اس کمیٹی کا فارمولہ بھی مذکورہ فتوے سے مردود ہوا! یاد رہے کہ ۱۹۸۴ء کے سیمینار کے فیصلہ میں ''برطانیہ کے افق پر وجودِ قمر'' کے حوالہ کا جو فارمولہ ہے اس پر دار الافتاء دیوبند کے مفتیانِ کرام بشمول خود حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ نے سخت تنقید فرما کر اسے **غلط فیصلہ** قرار دیا ہے، ذیل میں اس فتوے میں مفتی صاحبؒ لکھتے ہیں؛

''علاوہ اس کے جب عبد اللہ مغرم صاحب کے زیر اہتمام لندن میں اسی موضوع پر سیمینار ہوا تھا۔۔۔ تو ''میں نے صاف لکھا تھا کہ **ثبوتِ رویت کا مدار کسی بھی حساب کتاب وغیرہ** پر نہ ہوگا۔۔۔ مگر (اس کے باوجود) ایک **غلط شرط** لگا دیا:۔ **بشرطیکہ ''ماہر فلکیات** کے نزدیک (برطانوی) **مطلع میں چاند ہونا** تسلیم ہو''!، جب مجھے معلوم ہوا تو **فوراً اس کی 'تردید' بھیج دی تھی**''۔۔اھ

نوٹ؛ حوالہ جات نمبر (۱) و (۲) پر کلِک کریں؛۔ (1) موصوف کے ۲ کتابچوں کے ٹائٹل عکس بشمول پھیلایا گیا فتویٰ (2) اس فتوے پر چاند کمیٹی کی طرف سے تحقیقی سوال پر جوابی فتویٰ

شائع کردہ؛ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ (جمعیۃ العلماء برطانیہ، دار العلوم بری، حزب العلماء یو کے)